



# کہانی نادر کاروں کی

متن: ایریکا ایل نیلسن  
تصاویر: سیبیشن جان

**س**ہ بات بنا تاں کی جا سکتی ہے کہ شہر لے اپلا اکی کاروں کے بارے میں کہتے ہیں، "نگہ اس کا سائز، اس کا رنگ طرح کسی بھی امریکی کار نے ہندوستانیوں کو سوچ دلوں اور اس کی کشی نما پیٹل پسند ہے۔ یا ایسی کاریں ہیں جن پر بیٹھنے کے لئے اہتمام کی ضرورت نہیں آتی ہے۔ ان دیوار میں کیا۔ چدڑہ خش رہائیوں میں تو یہ ہر دوسری قسم میں پرداہ نہیں پر رنگ اور تکمیلی نظر آتی ہے۔ ٹلم کا ہر برو اس کار کا اجتن بکاروں میں شامل ہے۔ ہندوستانی سا گون کی بھی ہوئی ۱۹۳۰ کی اثارت کر کے ہی بیر و ٹن کا پانے دام عشق ہا خیز میں گرلز کر لیا دہائی کی فورڈ، ۲۰ فٹ سے زیادہ لگی پیٹے رنگ کی کینٹیک، کرتا تھا۔ جب یہ کارز گوں پر بخوبی ناز ہوتی تھی تو پیچے اس کا چندار گوں سے بگی ہوئی سلاخوں والی بڑی اور سخید بولی گئیں۔ ٹائش کی تمام لکشیوں کو دیکھنے کے لئے ضروری ہیں کہ آپ کو تم دیکھنا ضروری ہو۔ ٹائش کے پاس اپنی کالائی کاروں کی اپنی کوئی کار ضرور رکھتا تھا۔ اپلا کا سحر تو زیک ہو گیا تھا اس نے ۲۰۰۵ کی بیگنے خود بھی اور ۵۰ کی سرست دہائی میں، یاں دوڑ کے پیڈوں اور کاروں کے (لاتھنی میں اس کا نامیم) "عوم" کے لئے ملت ہوتا ہے۔ اوہ کاروں کے شیدائیوں یا اسکی طبلے کے لئے، وہت کے قصین کے بننے کے لئے دیگر کاروں کے لئے جگہ بنا دی۔

ہندوستان میں کلاسیک امریکی کاروں کا سب سے بڑا ذخیرہ رکھنے والے دیکیل دیجیٹ ٹائش نے اپنی ان میشوں کو بیک، خدر نیچہ، ۲۰۰۳ میں بنگلور میں منعقدہ فورہ صدی تقریبات کے موقع پر ۱۹۲۸ کا ایک فورڈ مالز۔



گی۔ باختی میں شاندار، کشی نہاد، دمبار، دیوار میں شیدے لے جیسی مقبول آفیش کاریں بنانے والی کمپنی اب مخفی کار پرے ہائے گی۔ یا امریکات خودا یک بڑی تہذیبی کا غاز ہے۔

فورڈ کی طرح، بھلی شیبی نے ہی ۱۹۱۳ میں ہندوستانی ساحلوں کو پورا دیا تھا۔ یہ کار جو ہو چور کے مہاراچہ کے لئے درآمد کی گئی تھی۔ مان و بھر نے گھو کہتے ہیں کہ ۱۹۲۸ کے اس کمپنی نے پاریل، بھی میں خود اپنا کارخانہ قائم کر لیا تھا اور ۱۹۳۳ء میں اس نے ۴۷ آن میں ایک مکمل انقلاب کا مشاہدہ کیا ہے خوب شرعاً گیا تھا۔ ہندوستانی خریداروں نے پہلی پاراگلے رنگ کا آزر بھروسہ کیجا، جس کی وجہ سے اس کو بیتل کرنا آسان ہو گیا تھا اور اسے بھی اندر بیٹھ کر ہو گیا تھا۔ یہ جن قنیر مسلک سڑکوں کے لئے اختیالی ہے تھی۔ اس کے بعد، زیادہ تر بیک اور جنگ کا حصہ تھی گئی۔ مدنی باندروں میں ایک جمو چھا گیا کیونکہ جیکشہ یا اب دوسری عالی جنگ کے دہان افریقی حادثے کے لئے بڑک ہائے میں مشغول ہو گئی تھی۔

جنگ کے بعد، دویانگار "چوبی" میل خاص طور پر ہندوستان میں فروخت ہوئے۔ ان میں سے ایک ہندوستانی سا گون کا ہا ہوا تھا اسیں بدھتی سے اس کے بھض کل پر زے تکیتے جو رطوبت کی وجہ سے گل گئے۔ ۱۹۵۳ء میں جرزاں مورڈر کی ہندوستانی تجارت اسی طرح ختم ہو گئی جس طرح فورڈ کی قسم ہو گئی تھی۔ اس کے بعد شیدے لے صرف رئسوں اور مقندروں کے ذریعے ہی درآمد کر لی جاتی تھی۔

ٹلپاریس آف کچنے والی کو روٹ کی ۱۹۵۸ میں آمد کی۔ ہندوستانی صارفین کی ایک بڑی تعداد جرمنی کی انجینئرنگ کو نگاہ قدر تو چسین سے بھکھتی ہے۔ مظہرات سے اس کے نکل چانے کے کافی سالوں بعد، جی ایم نے اپنی بساط پر اپنے قدم کچھ اور مضبوطی سے جما لئے اور بفتہ رفتہ اس نے دنیا کے گوشے گوشے کے بہادریوں کو اپنے تصرف میں لانے کی کوششی خیز تر کر دی۔ جی ایم جب ۱۹۹۳ء میں ہندوستان والیں آئی تو اس کے گھر خیال میں یہ بات رائج تھی کہ ہندوستانی جرمن انجینئرنگ کے زبردست ماخی ہیں۔ چنانچہ اس نے جرمنی میں واقع اپنی جیکشہ کی چیل کش اولی پر توجہ مرکوز کی۔ سبکی وجہ ہے کہ ہندوستان میں جی ایم نے اپنی دوسری پاری کی شروعات شیبی سے نہیں بلکہ اپنے سے کی۔

شروع میں اوپیں کا اسیں اس سرعت سے فروخت نہیں ہوئیں جتنا کوئی تھی۔ آٹو اٹیا کے محرومی اس کا اس مدارک روز اجنبیوں کو پھر رہاتے ہیں۔ یہ شہر آفیش کاریں جیس اور



بالکل اوپر: ترون نہکرال اپنی ۱۹۵۳ کی کرسنر ٹیموں نو میں بیٹھے ہوئے۔  
اوپر: دلچسپ ناٹلس اپنی ۱۹۴۷ کی کینڈیلاک فلیٹ ووڈ کے ساتھ۔

کھولتے ہیں۔ نائش کے ابھی دوست اور رفق مدقائق، ترون نہکرال بھی امریکی کاروں کے اپنے چہرے پر تو جمیں مدد کرتے ہیں۔ وہ حراج اندماز میں کہتے ہیں، ”بھری بیوی امریکی ہیں اس لئے مجھے امریکی کاروں رکھی ہوتی ہیں۔“ تین درحقیقت اس کا سہرا ہماری دستیابی اور گھباداشت کے سر بندھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زیادہ تر ہندوستانی ذخیرہ انہوں بر طاق اتوی کاروں پر فدا ہیں، اسی لئے وہ مشکل سے ہی جڑائ پازار میں پاتی ہیں۔ علاوہ ازیں امریکی کاروں کی گھباداشت نبنا آسان ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں، ”امریکی کاروں کو ایک پارٹیک کرایے، چالی لگائیے اور منزل کی چاہی دوال دوال ہو جائیے۔“

آخر وہ کیا ہوا ہیں جن کی وجہ سے وہ ان کاروں پر اس قدر وقت اور سرمایہ صرف کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں، ”بس وہ دل جوہر کس نہ اس سے آپ کو ملتا ہے۔ اس کو دیکھ کر کسی کمپنی کے ہمراہ میں سے لے کر ریک کے عام آدمی تک کے لیے کوئی پریمیم قص کرنے لگتا ہے اور اس کے ہاتھ سے اختیار و امیں اپنے لگتے ہیں۔“ آپ جو

دلی کے سر پرین ہوں ہوں کے چیف آپ پرنسپل افسر، نہکرال نے پانچ سال قبل، دیکھ دے ہیں وہ مختل کی کاروں کا معیار لے کرتے ہیں۔ یہ کاروں والی تیاری ساتھ بھری ٹیک کار کلب کی ابتداءں اہم تھاون دیتا۔ اب اس کے ۱۳۰ افراد کان ہیں۔ یہ کلب تھنھر اور طویل مسافت کی ریلیوں کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کو کاروں کی تاریخ سے بھی واثق رکھتا ہے۔ اس سے پرانا ایک دوسرا کلب بیچ ایڈن کا سک کار کلب آف اٹھیا بھی ہے جس کا صدر و نژاد بھی میں ہے اور جس کے ارکان کی تعداد ۱۵۰ سے زیادہ ہے۔

سرمایہ کاری کے ھٹکنے نظر سے، کاروں کی قیمتیں میں زبردست اضافہ ہا ہے۔ نہکرال نے اپنی ہمیں کاروں گاؤں کے کھاڑے میں ۱۵۰،۰۰۰ روپیوں میں تیرپی تھی۔ اب ان کی قیمتیں لاکھوں روپیے ہیں۔ کاریں جن کرنے والوں کی پیش کاروں کی مرمت اور ترمیم کا کام ایکلا اٹھریں اسی، تیکی دلی کی پیشہ تاں کمپنی انجام دیتی ہے۔ پر اکل پیشہ جوانی تاحدی تجارت میں تیرپی اُس ہٹکنے کے خواہیں مدد ہیں، اسید کی ایک کرن ضرور روشن ہے۔ کچھ عام ماڈل آج بھی ۱۵،۰۰۰ روپیے سے بھی کم میں دستیاب ہیں جو خراب و خست حالت میں ہوتے ہیں اور جنہیں مرمت کی اشہد ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد صرف تن دو ہی، وقت اور نگہ درخواست کاروں کو ایک حیات نوکھل دیتی ہے۔

بھری ہیں۔ ان نے تو انہیں اتنا ہے جسی میں سمجھیں ہوتی ہیں۔ بس ایک کار نماہی اعماقی ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر ۳۰۰،۰۰۰ روپیے۔

# صنعتی عمدگی

## فوردہ

اٹھیا کو، جس کا ہمیکا وارث قبول نادو کے چکل پنڈ میں ہے، امریکی ٹکڑے خارجہ کے منعی عملگی پر گرام کے لئے ایجاد کی تاکل فورس میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کمپنی نے مقامی اقتصادی ترقی میں پاٹھ بناانے، روزگار کے مسائل طور پر لیتے اپنے لئے، کمپنی پین اور میں الاقوامی قانون کی پابندی کرنے کا جو کارنا اسلام دیا ہے۔ فورڈ کے کارخانے کے قریب مرالی ملائی گر اور اسکی نی کول اسٹریٹ میں کارکاری اسکولوں کے طلباء کیلئے فورڈ ٹیکلے شپ کا بھی ایک پورگرام چلاتا ہے۔

فورد اٹھیا کے ہمیکی اونٹی ویلی میں گاڑی سے ہواں تکھاٹا پھر دست سلاچی میں چھین کے لئے اڑیں اُنیٰ بھٹ آپ بیجا عالمی میں بھری فورڈ چھڑکے لئے دو وقف بھی فراہم کئے ہیں۔ فورڈ اٹھیا نے پچھے کی آٹو موٹوری سیالاب میں بھری طرح چاہو چاہا۔ اس گاؤں کی آبادی کو خود انعام بھانے کے لئے اس کمپنی نے لاتی برداشت ترقی کے صاحبوں کو ہدایت بھی دیتا ہے۔ اور اس کے پورگرام چار کیا ہے۔ فورڈ نے ایسے میں سیالاب اور گرامات میں دوڑل کارخانے میں انجویاتی زود جسی کے لئے کمپنی کے قول و قرار کی تیم شامل ہے۔ استعمال شدہ پانی کو ہر سے صاف کر کے ہاتھ استعمال ہانے کے لئے اس کارخانے میں حیاتیاتی اور کیمی اٹریکٹ اپنایا جائے ہے۔ پانی کو صاف کرنے کے بعد جو انعامی خراب پانی کی وجہ جاتا ہے اس کو بھی فورڈ اٹھیا کے باہر گھن پھینکا جاتا ہے۔ اس سارے گندے پانی کو گھاس اور جگ اگا لئے کے لئے آپاٹی میں لگا دیا جاتا ہے۔

اس کمپنی نے ایمان داری اور دیانت داری کے، ہر اس کرنے کی روک حرام کے مکمل کر انجام دیا گیا کرنے کے، احتمال کم سے کم کرنے کے اور اختیارات دینے کے سطھ میں اچھائی سخت اخلاقی پالیساں بنا رکھی ہیں۔

فورڈ اٹھیا کے مینیجنگ ڈائرکٹر اور صدر نیوڈ فرائٹ میں (داشیں سے تیسرے) ۲۰۰۵ میں آشی آشی کے افسروں اور پالیسٹر پیریا کھم کے مقامی لوگوں کے ساتھ جب مقامی ملکی گیروں کو کشتیاں مہیا کرائی گئیں۔



## برآمدات

ہندوستان سے برآمدات کے میدان میں بھی، پاٹھ فورڈ نے سبقت حاصل کر لی ہے۔ ہندوستانی آٹو اٹھیا میں ہر دوری سب سے کم ہے یعنی ایک ڈالر کے مقابلے میں بھن ۸۰ سکس ہے۔ جنکن میں بھی اسی قدر ہے۔ فورڈ اٹھیا آئکی کار رکھنے کا تصور بھن اچھائی رومانوی الگتے اور کاروں کی فروخت میں یہ عالم اچھائی طاقتور لگاتا ہے۔ ”اگر وہ کاروں کی مناسب قیمت لگائیں تو یہ بازاروں میں تمکنک پاٹھکی ہیں۔“

باکیں: ہلوں گجرات کے جنرل موثرس پلانٹ میں کار کی تیاری کا ایک منظر۔



۲۰۰۵ میں مبین میں  
بالی ووڈ اداکار  
ابھیٹیک بھن جو فورہ  
فیستا کے برانڈ  
ایمیسیڈر ہیں کار کے بازار  
میں اندر کی تقریب  
کے دوران۔

امداد رحمانی  
پاکستان



پنج کے ذریعے فیسا کی اشتہاری گم نے عام صارفین کے دل کرنے ہیں جو ۲۰۰۹ کی کاروں کو مزید موثر بنانے میں اہم روول ادا کیا ہے۔ دماغ میں کار کو خوش کرنے میں معاون ہوں گے۔ علاوہ ازیں، روشنی والے کاروں کے مصنوعی بالوں تاریجی ایم کی جی ایس آروی، آپرا پلیٹ قارم پر جی ایم کے ہوں گے۔ ایک ہندوستانی سڑکوں پر دوسرا گاڑیوں سے سکر مختلف کرنے میں مدد کے ہے جس ناکریتی کاریں بنانے میں کمپنی کے گاڑی جو ہندوستانی سڑکوں پر دوسرا گاڑیوں سے سکر مختلف صرف کوچلیا جائے کہ دریں اٹھائے، فرنے گاڑیوں سے اخراج اور لقچ و حمل میں ملائم کے میدان میں چھین جھونکے لئے بھی دلی اور تو جوان اور تجزی طرازی کے ساتھ ایک ایسے وہ سائک میں دکھائی جاتی ہے جو کھیلوں اور دچکیوں سے بھر پور ہے۔ کسی بھی عالمی کمپنی کی ہندوستانی ٹیش کشوں میں، ۱۰ لاکھ روپیوں سے کم رہنے میں، ایس آروی کا تکمیر ایک طبقی اور اساسی تہذیبی ہے۔ کمکری کے بقول لوگ ایس آروی کی صورت وکل کو پسند کریں گے لیکن ایک ہندوستانی خریدار کے لئے اس کا خریدنا رکھنے والی کمپنیاں رفتہ رفتہ کچھ میں الاقوای اڑات ضرور قبول آسان نہ ہوگا۔ ”یہ تو اس شخص کے لئے موزوں ہے جو اپنی شعلہ صفت معموق سے ملاقات کے لئے چارہا ہوں گے، ایسا کار لے کر لیتی ہے۔ ۱۹۳۰ کی دہائی میں برطانیہ کا چادو ہندوستانیوں کے سر پر چڑھ کر بول رہا تھا اور فوراً کی مارکیٹ نہم اس حقیقت سے واقع تھی۔ اسی کے پیش نظر کمپنی نے کار کے خریداروں کے فرمائیں۔ ”تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جی ایم نے اپنی نئی کار کے لئے نگہداش خلاش لی چکیں۔

ایسا لگتا ہے کہ مخفیت کی چیز رفتہ دو اچھاؤں کے مابین ہوگی۔ ایک جانب دیوبھکر SUV جیسی گاڑیاں تو دوسری جانب عام آدمیوں کے لئے بھی کاریں۔

ایکیاں ایلٹمن ایک آزاد صافیہ ہیں جو ہندوستان میں تن سال گزارنے کے بعد حال یہی میں کیلی فوریا وہیں ہوئیں۔

سائنسدانوں اور انحصاریوں نے پہلے ہی سے وہ جدید طریقے ایجاد کرنے ہیں جو ۲۰۰۹ کی کاروں کو مزید موثر بنانے میں معاون ہوں گے۔ علاوہ ازیں، روشنی والے کاروں کے مصنوعی بالوں تاریجی ایم کی جی ایس آروی، آپرا پلیٹ قارم پر جی ایم کے ہوں گے۔ ایک ہندوستانی سڑکوں پر دوسرا گاڑیوں سے سکر مختلف کرنے میں مدد کے ہے جس ناکریتی کاریں بنانے میں کمپنی کے گاڑی جو ہندوستانی سڑکوں پر دوسرا گاڑیوں سے سکر مختلف صرف کوچلیا جائے کہ دریں اٹھائے، فرنے گاڑیوں سے اخراج اور لقچ و حمل میں ملائم کے میدان میں چھین جھونکے لئے بھی دلی اور چھی میں واقع اُنسی ثبوت آف یکتا لوگی سے معافہ کیا جائے۔

## مارکنگ: برانڈ امریکی لیکن قلب و نظر ہندوستانی

اصل کے اہمبار سے امریکی ہونے کے باہم، عالمی رسمی رکھنے والی کمپنیاں رفتہ رفتہ کچھ میں الاقوای اڑات ضرور قبول آسان نہ ہوگا۔ ”یہ تو اس شخص کے لئے موزوں ہے جو اپنی شعلہ صفت معموق سے ملاقات کے لئے چارہا ہوں گے، ایسا کار لے کر لیتی ہے۔ ۱۹۳۰ کی دہائی میں برطانیہ کا چادو ہندوستانیوں کے سر پر چڑھ کر بول رہا تھا اور فوراً کی مارکیٹ نہم اس حقیقت سے واقع تھی۔ اسی کے پیش نظر کمپنی نے کار کے خریداروں کے ”وزٹ برٹمن“ نام کی ایکم شروع کی جس میں خریداروں کے برطانیہ کی سفر پر لے جانے، وہاں کار کی چانچ کرنے اور اسے ہندوستان درآمد کرنے کے سارے انتظامات شامل تھے۔

آج بالی ووڈ میلوں کے کرشوں کو کار کے خریداروں کی ترجیب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جی ایم نے ایویو کو نوجوان اور نیس افراد کی کار کا تصور دینے کے لئے سیف علی خان اور رانی کمکری سے معافہ کیا ہے۔ اسی طرح انھیں

میکسکو برآمد کیا جاتا ہے۔ ہندوستان نے آئی کون کے پرزوں کو میکن بھی بھیجا ہے۔ جب ہندوستان کا خانگی بازار سرد پڑتا ہے تو سیمچ کے بقول ایک پورٹ بولنس ”اس کی بھرپائی کرو جائے۔“ آج بھی، برآمدات میں اشافت کی راہ میں، مختصر پیٹے پر بیداوار سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ سندرم فائز زمینی ممتاز اٹھڑیوں کو چھوڑ کر، پہنے ہنلنے والی یہ شتر آنکپنیاں چھوٹیں ہیں اور ان کا طریقہ کاراز کا رفتہ ہے۔

صورت حال، بہر حال تیزی سے بدل رہی ہے۔ غیر ملکی آنون کمپنیاں، پرزوں کے کامپنے ہندوستانی سپلائروں کی تجدید و ترتیب کے لئے مستقل کوششیں ہیں۔ ملک پر ترقی کمپنیاں ٹھالا مان پور، مدیہ پریش کے پاہر واقع جتنا آٹو، امریکہ میں جی ایم کروں کے لئے لفت اپرٹس بہآمد کرتی ہیں۔ اسی طرح ریکاؤں جیکر ارز اور روپرہنر کے لئے نورڈ کوپرڈے سپالی کرتی ہے۔ مہماں اٹھر میں جی ایم کی بھروسہ فیکٹری، راہیں ہمار کرنے میں مدد و معاون ہو گئی۔ یہ فیکٹری، جی ایم ویسی دو آٹو ایڈن ٹکنالوگی کی مصنوعات کا مرکز بھروسہ ہو گئی۔ اگر خانگی اور برآمدات پاکستانیوں میں طلب ہوئی تو اس کی پیداواری صلاحیت ۳۰۰۰،۰۰۰ گاڑیوں تک پڑھائی جاسکے گی۔

اگر یہ کوئی لوہا کٹکٹھیں ہے کہ ہے ہندوستان سے برآمد کیا جائیں۔ جی ایم نے ۲۱ میں ڈالوں کی لائگ سے ٹکوٹھیں ایک علیحدہ چھپتی ترقیاتی سرکرہ تم کیا ہے جس کی تجدید ایسی پریسی آلات، ٹکے سلان اور خود کار ایک ستم چار کرنے پر مرکوز ہے۔ ہندوستان